حالات وواقعات

پروفیسر محمد شفیق ملک*

بجلی کا بحران۔ چند تجاویز

اس وقت ملک عزیز میں جمہوری حکومت کی تشکیل مکمل ہوچکی ہے اور وزیراعظم پاکستان جناب یوسف رضا گیلانی نے مسائل اور پریشانیوں میں مبتلا پاکستان کے شہریوں کے لیے کچھ فوری اقدامات کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ٹریڈ یونین اور طلبہ یونین کی بحالی کے ساتھ ساتھ ورکرز کی بنیادی تنخواہ چھ ہزار روپے ماہانہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ وزیراعظم نے وعدہ کیا ہے کہ ان کی حکومت عوام کی توقعات پر پوری اترے گی اور قوم کو خوشحالی کی طرف لے جائے گی۔ انہوں نے توانائی کی بحران پر قابو پانے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کا اعلان کیا ہے۔ وزیراعظم کی نیک نیتی شک سے بالاتر ہے، ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی کابینہ کو جرات مندانہ فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

پاکستان میں ہر حکومت عوام کے مسائل حل کرنے کے وعدے اور کسی حد تک کوشش بھی کرتی رہی ہے، لیکن ساٹھ سال گزرنے کے باوجود پاکستان آج بھی دنیا کے پس ماندہ ترین ملکوں کی فہرست میں قابل افسوس مقام پر کھڑا ہے۔ اس وقت ہمارا ملک توانائی کے شدید بحران میں مبتلا ہے، بجلی کی کمی نے ملک کی معیشت کو ہلا کر رکھ دیا ہے، ہزاروں کی تعداد میں مزدور بے روزگار ہوگئے ہیں، اکثر فیکٹریوں کی پیداوار نہ ہونے کے برابر ہے، چھوٹے چھوٹے کاروبار تو بند ہوچکے ہیں، مہنگائی اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ عوام دن رات کی تگ ودو کے بعد بمشکل روٹی حاصل کر پاتے ہیں۔ حیرت اس بات پر ہے کہ ساٹھ سال کے عرصہ میں آج تک مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر بجلی پیدا کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ توانائی کے بحران پر قابو پانا ہے جو کہ انتہائی مشکل اور کسی حد تک ناممکن نظر آتا ہے۔ وفاقی کابینہ نے کچھ اقدامات فوری طور پر کرنے کی منظوری دی ہے جن پر کام شروع ہو چکا ہے لیکن اس مسئلہ میں حکومت کے ساتھ ساتھ عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ اس سلسلے میں تعاون کرے۔ حکومتی دعوے اور کوششیں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک ان کو عوام کی خدمت حاصل نہ ہو۔ فوری طور پر بڑے ڈیم بنانا ناممکن ہے۔ اس وقت ملک کے اکثر حصوں میں آٹھ سے سولہ گھنٹے تک بجلی غائب رہتی ہے۔ فوری قابو پانے کے لیے کچھ ہنگامی اقدامات کرنے ہوں گے۔ اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی جرم کے مترادف ہوگی۔ حکومتی مشیزی کے ماہرین اگرچہ جانتے ہیں کہ اس کا فوری حل ممکن نہیں کیونکہ گزشتہ حکومتوں کے دور میں زیادہ تر ڈنگ ٹپاؤ پالیسیاں ہی جاری رکھیں گئی اور دوسرا آمروں نے اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اب جبکہ جمہوری حکومت ہے اور پاکستان کی تاریخ میں پہلی حکومت ہے جسے

* شعبہ انگریزی، گورنمنٹ ڈگری کالج گوجرانوالہ

تقریباً تمام سیاسی پارٹیوں کی حمایت حاصل ہے اور ملک کی بڑی پارٹیوں کی نمائندگی بھی شامل ہے، اس حکومت کے ماہرین معاشیات اور منصوبہ سازوں کو ٹھوس اور طویل المیعاد پالیسیاں بنانی ہونگی۔ ملک سے بجلی کی قلت کو دور کرنے کے لیے صرف اور صرف ملکی مفاد کو سامنے رکھنا ہوگا۔ بڑے ڈیم اور منصوبے مکمل ہونے میں دیر لگے گی، جبکہ پچاس فی صد سے زائد بجلی کی قلت کا مسئلہ حل کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام کرنا ہوگا۔ اس سلسلے میں کچھ تجاویز ہیں جو معاون ثابت ہو سکتی ہیں:

۱۔ سرکاری دفاتر کے اوقات کار میں ایک گھنٹہ کی کمی کر دی جائے۔

۲۔ فوری طور پر تمام سرکاری اور پرائیویٹ اداروں میں ہفتہ وار دو چھٹیاں کر دی جائیں۔

۳۔ تمام قسم کے جنریٹروں سے ہر قسم کی ڈیوٹی اور ٹیکس فوری طور پر ختم کر دیے جائیں۔

۴۔ بڑے صنعتی یونٹوں کو اپنی بجلی پیدا کرنے کے لیے یونٹ لگانے کی اجازت دی جائے۔

۵۔ شادی بیاہ پر چراغاں اور غیر ضروری بجلی کے استعمال پر سخت پابندی لگائی جائے۔

۶۔ عام بلب بنانے کے تمام یونٹ بند کر کے سٹاک ضائع کر دیا جائے اور انرجی سیور کے استعمال کو رواج دیا جائے۔

۷۔ ایسے مکانات، پلازے اور ہوٹل بنانے کی ہرگز اجازت نہ دی جائے جن میں دن کے وقت روشنی نہ آ سکے اور بجلی کے استعمال کی ضرورت پڑے۔

۸۔ ڈیزل اور پٹرول سے ہر قسم کے ٹیکس ختم کر کے ان کو مناسب قیمت پر لایا جائے۔

۹۔ نندی پور بجلی گھر کی طرح کے چھوٹے چھوٹے پاور سٹیشن فوری طور پر لگائے جائیں۔

۱۰۔ واپڈا کے اندر کالی بھیڑوں کی کمی نہیں جو بجلی چوری کرواتے ہیں۔ اس طرح چوری کی بجلی استعمال کرنے والے بجلی کا ضیاع کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بعض اوقات بااثر افراد بشمول افسران اور سیاست دانوں کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔ حکومت میں شامل لوگ ان کی سرپرستی نہ کریں، بلکہ ان کی نشاندہی کر کے ان کو عبرت کا نشان بنا دیا جائے۔

۱۱۔ تمام سرکاری افسران، وزرا، اعلیٰ حکومتی عہدے داران اور آرمی افسران کے سرکاری دفاتر سے AC کی سہولت فوری طور پر ختم کر کے پابندی لگا دی جائے، خلاف ورزی پر سخت سرزنش کی جائے۔

اس مہم میں عوام کو بھی حکومت سے تعاون کرنا ہوگا، گھیراؤ جلاؤ کی پالیسی ترک کر کے حکومت کی کوششوں میں اس کا ساتھ دینا ہوگا۔ عوام کو اپنے طرز زندگی پر نظر ثانی کرنی ہوگی۔ پرتعیش زندگی گزارنے کی عادات پر قابو پانا ہوگا۔ AC کے استعمال کو ترک کرنا ہوگا تاکہ یہ بجلی کارخانوں کو چلانے میں کام آ سکے۔ اپنے مکانات کو اس طرح بنانا ہوگا کہ دن کے وقت تمام کمروں میں سورج کی روشنی سے ہی کام چلایا جا سکے۔ عوام کا ایک بڑا طبقہ تاجر برادری سے تعلق رکھتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ اکثر تجارتی مارکیٹیں اور بڑے بڑے کاروباری مرکز تنگ و تاریک گلیوں اور بازاروں میں ہیں جن کو روشن رکھنے کے لیے دکانداروں نے بڑے بڑے بلب لگا رکھے ہیں۔ اس رجحان کو بدلنا ہوگا۔ تاجر تنظیموں کو حکومتی اقدامات کا ساتھ دیتے ہوئے رات آٹھ بجے کے بعد دکانیں بند کرنا ہوں گی۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سے کاروباری مرکز اور بڑی بڑی مارکیٹوں کے بعض دکاندار ہفتہ وار چھٹی نہیں کرتے۔ دکانداروں کو ہفتے میں دو دن بازار بند رکھنا ہوں گے۔